مدیر کے نام

مدیر ترجمان القرآن ' محترم خرم مراد کی گذشتہ ماہ وفات پر دنیا کے مختلف حصوں سے تعزیتی خطوط موصول ہوئے۔ ان میں سے صرف چند کی کچھ جھلکیاں پیش کی جا رہی ہیں۔

عبدالقدیر سلیم' کراچی

۱۹۵۱-۵۲ سے ان کا ساتھ شروع ہوا۔ جمعیت میں شروع سے ہم نے انھیں ایک محترم' معتبر اور بزرگ کی حیثیت سے جانا اور جیسے جیسے وقت گزرتا گیا' ان کی طبیعت کے ٹھہراؤ' محبت اور اعتبار میں اضافہ ہی ہوتا گیا' گاہے اختلاف رائے کے باوجود کبھی جھگڑے یا شکست اعتماد کی نوبت نہ آئی۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی بے پایاں رحمت سے وہ بہت سی نعمتیں عطا فرمائی تھیں جن کی خواہش کی جا سکتی ہے اور ان میں سرفہرست' علم اور تقویٰ اور اعلیٰ اخلاق ہیں' جو کم ہی یکجا ہوتے ہیں۔ ترجمان القرآن میں ان کی آخری تحریریں دیکھ کر یقین نہ آتا تھا کہ اس پائے کی علمی' تحقیقی تحریریں' جن کی شگفتگی اور تازگی ایک نہایت صحت مند ذہن و جسم کی غمازی کرتی ہیں' اس شخص کے قلم سے نکل رہی ہیں جو شدید کرب و علالت میں ہے' جس کی شریانیں تقریباً بند ہو چکی ہیں' اور جس کے قلب کی تیسری جراحی ہونے والی ہے۔ لاریب یہ انھی کا حصہ ہے' جنھیں اللہ کے فضل و کرم سے نفس مطمئنہ حاصل ہو چکا ہو۔ ان کی یہ کیفیت اس وقت بھی تھی' جب وہ ۱۹۷۴ء میں بھارت میں جنگی قیدیوں کے کیمپ میں تین سال گزار کر کراچی آئے تھے اور میں ان سے ملنے گیا تھا۔ کوئی شکایت نہ تھی' نہ کسی غم کا اظہار۔ اگرچہ صحت بہت بگڑ چکی تھی' لیکن چہرے پر وہ منفرد مسکراہٹ' جس کے ساتھ آنکھوں میں وہ مخصوص اداسی جھانکتی تھی' جو ان کا خاصہ تھا' دھیمے لہجے میں گفتگو' جس میں ہمیشہ اپنائیت اور مٹھاس ہوتی تھی۔ کراچی آتے' تو مجھے فون کرتے' اور شرمندہ کرتے یہ کہہ کر کہ آپ کے ہاں آ رہا ہوں۔ میں ان کا خورد تھا' خود ہی ان کے پاس پہنچ جاتا۔ اب ان سے کیسے ملوں گا! ہاں' اللہ کی شان رحمت سے امید ہے کہ اپنے عفو و کرم کے نتیجے میں آخرت میں ہمیں اپنے دوستوں کی صحبت سے شاد فرمائے گا۔ **المرء مع من احب**' اس کے محبوبؐ کا فرمان ہے جس پر ہمیں پورا یقین ہے۔

حفیظ الرحمٰن صدیقی' کراچی

یہ ایک ایسی شخصیت کی وفات کا صدمہ ہے جس کی خوبیاں مثال دینے کے کام آیا کریں گی۔ میرے علم کے مطابق وہ ایک سال تک حقیقتاً بیمار رہے۔ پھر بھی ترجمان کی ادارت میں انھوں نے کوئی ایسی کمی نہیں آنے دی کہ اس کا قاری ان کی علالت کا اندازہ کر سکے۔ ذمہ داری پوری کرنے کی یہ حقیقتاً ایک مثال ہے جس کا حوالہ دیا جاتا رہے گا۔ دنیا کے ساتھ دین کا علم اتنا گہرا کہ بہت سے علما ان کی ہمسری نہ کر سکیں۔ پرہیزگاری ایسی کہ مشکل سے